محمد وسیم اختر مفتی

حضرت ابوفکیہہ یسار رضی اللہ عنہ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت یسار (یا افلح بن یسار) اپنے نام کے بجائے اپنی کنیت ابوفکیہہ سے مشہور ہوئے۔ ان کا تعلق بنوازد سے تھا، لیکن قبیلۂ بنوعبدالدار کی غلامی میں آ گئے۔ وہ کٹر مشرک صفوان بن امیہ جمحی کے غلام بھی رہے۔

حضرت ابوفکیہہ کا شمار ’السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ‘* میں ہوتا ہے۔ مکہ کی گھاٹیوں میں آفتاب اسلام طلوع ہوا ہی تھا کہ ایمان کی سعادت حاصل کر لی۔ حضرت ابوفکیہہ اور سیدنا بلال (بلال رضی اللہ عنہما) نے ایک ساتھ اسلام قبول کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ حضرت ابوفکیہہ ان مستضعفین میں شامل تھے جو قریش کی ایذاؤں کا خصوصی نشانہ بنے، پھر بھی ان کے پاے استقلال میں لغزش نہ آئی۔ سخت گرمیوں میں دوپہر کے وقت جب سورج آگ برسا رہا ہوتا، بنوعبدالدار کے لوگ انھیں ننگے بدن، پاؤں میں لوہے کی بیڑیاں ڈال کر تپتے ہوئے کنکروں پر اوندھے منہ لٹا دیتے اور ان کی کمر پر بھاری پتھر رکھ دیتے۔ شدت تکلیف سے ان کا ذہن ماؤف ہو جاتا، منہ ڈھیلا ہو جاتا اور زبان باہر نکل آتی۔ وہ یہ سختیاں کتنی ہی دیر سہتے رہے، کیونکہ غلام ہونے کی وجہ سے کوئی انھیں چھڑانے والا نہ تھا۔ ایک بار امیہ بن خلف نے ان کے پاؤں میں رسی باندھی اور گھسیٹتے ہوئے جلتی ریت پر ڈال دیا۔ ایک سیاہ فام پاس سے گزرا تو امیہ نے پوچھا: یہ تمھارا رب نہیں؟ حضرت ابوفکیہہ نے جواب دیا: اللہ میرا رب ہے جس نے مجھے، تمھیں اور اس سیاہ فام کو پیدا کیا۔ امیہ کو غصہ آ گیا، وہ زور سے حضرت ابوفکیہہ کا گلا گھونٹنے لگا۔ اس کا بھائی ابی بن خلف بھی ساتھ تھا، اس نے کہا: اسے اور بھینچو، حتیٰ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آ جائے اور اپنے جادو سے اس کو چھڑا لے۔ دونوں

---

* التوبہ ۹: ۱۰۰۔

حضرت ابوفکیہہ کو اس وقت تک ایذائیں دیتے رہے جب تک انھیں مرا ہوا نہ سمجھ لیا۔ اس موقع پر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ گزرے، انھوں نے حضرت ابوفکیہہ کو خرید کر آزاد کر دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم میں تشریف لاتے تو حضرت خباب، حضرت عمار، حضرت ابوفکیہہ اور حضرت صہیب جیسے مسکین مسلمان آپ کے پاس آ کر بیٹھ جاتے۔ قریش کے متمردین ٹھٹھا کرتے اور کہتے: دیکھو، یہ ہیں محمد کے ساتھی، یہی ہیں وہ لوگ جنھیں اللہ نے ہدایت وحق کے لیے ہمارے بیچ میں سے چن لیا ہے۔ اگر اس دعوت میں کوئی بھلائی ہوتی تو ہمارے بجاے یہ لوگ اس کی طرف سبقت نہ کرتے۔ ان نام نہاد سرداروں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب سے رجوع بھی کیا کہ اگر آپ کا بھتیجا ہمارے غلاموں اور خدمت گاروں کو اپنے پاس نہ بیٹھنے دے تو ہوسکتا ہے کہ ہمارے دل اس کی طرف مائل ہو جائیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ، وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ. (الانعام ۶: ۵۲-۵۳)

’’(اے نبی)، ان لوگوں کو نہ دھتکاریے جو اپنے رب کی خوشنودی چاہنے کے لیے صبح و شام اسے پکارتے ہیں۔ ان کے حساب کتاب میں سے آپ پر کچھ عائد نہیں ہوتا اور آپ کے اسوۂ حسنہ کے حساب کی ان پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ انھیں دھتکار کر آپ ظالموں میں سے ہو جائیں۔ اسی طرح ہم نے ان میں سے ایک کو دوسرے کے ذریعے سے آزمایا ہے تاکہ کہیں کہ ہمارے بیچ یہی ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے انعام کر دیا ہے؟ کیا اللہ شکر کرنے والوں کا خوب علم نہیں رکھتا؟‘‘

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

حضرت عکرمہ نے حضرت ابوفکیہہ اور دوسرے مستضعفین کا استہزا کرنے والے قریش کے سرداروں کے نام یہ بتائے ہیں: عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، حرث بن نوفل، قرظہ بن عبدعمرو اور مطعم بن عدی۔ اس واقعے میں حضرت خباب کا ذکر آیا ہے، وہ بھی مستضعف مسلمانوں میں شامل تھے، لیکن جو روایت انھوں نے بیان کی، ذرا مختلف ہے۔ بتاتے ہیں کہ ایک بار (مدینہ میں) بنوتمیم کے سردار اقرع بن حابس اور بنوفزارہ کے لیڈر عیینہ بن حصن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آئے تو دیکھا کہ آپ غریب اہل ایمان، حضرت صہیب، حضرت بلال، حضرت عمار اور حضرت خباب کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔ انھوں نے ان مساکین کو نظر حقارت سے دیکھا اور آپ کو الگ لے جا کر

کہا: ''ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے لیے ایسی مجلس ترتیب دیں جس سے عربوں کو ہماری فضیلت کا احساس ہو۔ آپ کے پاس عربوں کے وفد آ رہے ہیں، ہمیں شرم آتی ہے کہ عرب ہم کو ان غلاموں کے ساتھ بیٹھا دیکھیں۔ ہم آئیں تو آپ ان کے پاس سے اٹھ جائیں اور جب ہم فارغ ہو جائیں تو آپ چاہیں تو ان کے پاس بیٹھ جائیں۔'' حضرت خباب کہتے ہیں کہ سورۂ انعام کی یہ آیات اس موقع پر نازل ہوئیں۔ ابن کثیر کہتے ہیں کہ یہ روایت غریب ہے، کیونکہ اقرع اور عیینہ ایک مدت کے بعد مدینہ میں ایمان لائے، جبکہ یہ ارشاد ربانی مکہ میں نازل ہو چکا تھا۔ انھی آیات کے بارے میں حضرت سعد بن ابی وقاص کا کہنا ہے: یہ ہم چھ مسلمانوں کے باب میں نازل ہوئیں، مشرکوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ ان لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹا دیں، یہ ہمارے مقابلے میں نہ آنے پائیں۔ حضرت سعد نے ان میں سے تین کے ناموں کی صراحت کر دی ہے: خود حضرت سعد، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت بلال۔ ایک کی طرف اشارہ کیا کہ وہ بنو ہذیل سے تعلق رکھتا تھا اور دو کے بارے میں کہہ دیا کہ میں ان کا نام نہ لوں گا (مسلم، رقم ۶۳۲۰)۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ابن سعد، ابن اثیر اور ابن جوزی کہتے ہیں کہ حضرت ابوفکیہہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ابن جوزی نے مہاجرین حبشہ کی ایک سو سات افراد کی جو فہرست مرتب کی، اس میں حضرت ابوفکیہہ کا نام شامل ہے، تاہم ابن ہشام اور طبری کی بیان کردہ تراسی عازمین حبشہ کی فہرست میں ان کا نام نہیں ملتا۔ حضرت ابوفکیہہ حبشہ سے کب لوٹے اور ان کی بقیہ زندگی کیسی گزری؟ ان سوالوں کا جواب دینے کے لیے ہمیں کہیں سے مدد نہ مل سکی۔

حضرت ابوفکیہہ کی وفات جنگ بدر سے پہلے ہی ہو گئی۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخ اسلامی میں ان کے بارے میں بہت کم معلومات ملتی ہیں، حالاں کہ وہ اسلام کی طرف سبقت کرنے والے اور اللہ کی راہ میں آزمایشیں برداشت کرنے والے عظیم مسلمان تھے۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، جامع البیان عن تاویل آی القرآن (طبری)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، الکامل فی التاریخ (ابن اثیر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔